السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی بنک نے طلبہ کے فنڈ کے اموال کی حفاظت کے عوض مسؤلین (یعنی طلبہ) کو کچھ رقم پیش کی جسے بنک والے معونۃ (امداد) کہتے ہیں اور یہ رقم دراصل وہ زائد رقم ہے جو بنک اموال کی حفاظت کے علاوہ پیش کرتا ہے۔ بنک اس فنڈ کی رقم کو اپنے استعمال میں لاتا اور اس سے سرمایہ کاری کرتا ہے...کیا اس قسم کے بنک میں رقم جمع کرانا جائز ہے؟ (سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ کام جائز نہیں۔ کیونکہ یہ خالص سود ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ بنک کے فائدہ کے عوض صندوق کے اموال میں تصرف کرتا ہے اور وہ فائدہ صندوق (رکھنے والے) کو دے دیتا ہے اور بنک نے اس معلوم فائدہ کا نام معونۃ (امداد) صرف فریب کاری، دھوکہ بازی اور سود کو چھپانے کے لیے رکھ لیا ہے۔ اور سود، سود ہی ہے خواہ لوگ اس کا کوئی بھی نام رکھ لیں...اور مدد تو اللہ تعالیٰ ہی سے درکار ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 152

محدث فتویٰ